گرمیوں میں باغات کی حفاظت

تحریر وترتیب: آغا جہاں زیب

وطن عزیز میں گرمیوں کا موسم اپنی شدت کی بنا پر خاص اہمیت کا حامل ہے۔اپریل سے اگست تک جاری رہنے والا یہ موسم نہ صرف انسانوں اور جانوروں پر بری طرح اثر انداز ہوتا ہے بلکہ پودوں، درختوں اور فصلوں کو بھی متاثر کرتا ہے۔ان مہینوں کے دوران پھل دار پودے بھی اگر ان کی طرف توجہ نہ دی جائے تو بری طرح متاثر ہوتے ہیں اور کئی مرتبہ تو پھل نہ صرف جل جاتا ہے بلکہ درخت بھی جھلس جاتے ہیں۔ ناموافق حالات کی وجہ سے پھلدار پودوں اور ان پر لگے ہوئے پھلوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے۔اب جبکہ ترشاوہ پھل سیٹ ہو چکا ہے اور اسے پختگی تک ایک لمبا عرصہ درکار ہے اس عرصہ میں موسم گرما کی شدت سے بھی ترشاوہ پھلوں کو گزرنا ہے۔لہذا زیادہ درجہ حرارت کے مضر اثرات سے پودوں کو بچانے کیلئے فوری منصوبہ بندی ضروری ہے۔جدید تحقیق کے مطابق ترشاوہ پھل کو گرمی کی شدت کا سب سے زیادہ نقصان جنوب مغربی حصہ کی طرف سے ہوتا ہے۔ پودوں کے ساتھ اس جانب لگا ہوا پھل داغدار ہو جاتا ہے کیونکہ بعد از دوپہر گرمی کا زیادہ اثر اسی طرف ہوتا ہے۔ اس طرح زیادہ نقصان لیموں، مالٹا اور گریپ فروٹ کا ہوتا ہے۔کمزور اور چھوٹے پودے یا ایسے پودے جن کو پانی کم ملتا ہو گرمی سے بری طرح متاثر ہوتے ہیں۔ پودوں کو گرمی سے بچانے کے لیے مغربی حصے کی طرف جنتر کی باڑ لگائی جائے تا کہ گرمی کی شدت کو کم کیا جا سکے۔ زیادہ گرمی کی وجہ سے ترشاوہ پودوں کے پتوں کے مسام بند ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے ضیائی تالیف کا عمل صحیح طور پر نہیں ہوتا اور پودوں میں خوراک بنانے کا عمل متاثر ہوتا ہے۔شدید گرمی کی وجہ سے پتے زرد ہو جاتے ہیں اور ان میں سبز مادہ نہ ہونے کی وجہ سے پتے نشاستہ یعنی کاربوہائیڈریٹس نہیں بنا سکتے جس سے پودوں پر لگے ہوئے پھل کی نشوونما بری طرح متاثر ہوتی ہے۔سخت گرمی پھل کے شدید کیرے کا باعث بنتی ہے اور پھل کا بیشتر حصہ مئی اور جون کے مہینوں میں گر جاتا ہے اور پھل کا بہت کم حصہ پختگی تک درخت پر رہتا ہے۔اس طرح مجموعی پیداوار میں شدید کمی واقع ہو جاتی ہے۔گرمی کے مہینے جو کہ اپریل سے اگست تک محیط ہیں ترشاوہ پھلوں کیلئے نہائت اہمیت کے حامل ہیں۔ یہ وہ وقت ہے جب ترشاوہ پودوں پر پھل سیٹ ہونے کے بعد تیاری کے ابتدائی مراحل سے گزر رہا ہوتا ہے۔اس نازک وقت پر پھل میں نئے خلیات بننے اور پھیلاؤ کا عمل جاری رہتا ہے۔اس موقع پر سخت گرمی کی وجہ سے نہ تو نوزائیدہ پھل کے خلیات زیادہ تعداد میں بن سکتے ہیں اور نہ ہی یہ مطلوبہ حالت تک پھیلاؤ کی طرف مائل ہو سکتے ہیں۔ زیادہ گرمی سے پھل کا سائز چھوٹا، چھلکا خراب اور پھل کی رنگت بری طرح متاثر ہوتی ہے۔ جب درجہ حرارت 45 ڈگری سینٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے تو پھل جھلساؤ کا شکار ہو جاتا ہے۔پھل کی بڑھوتری میں کمی اور بڑھوتری کے دوران جوس کی مقدار میں بھی کمی ہونے کے علاوہ زیادہ تر پھل ابتدائی کیرے کا شکار ہو جاتے ہیں۔موسم زیادہ گرم ہونے پر ترشاوہ پھلوں کی پیداوار کے علاوہ ان کی خاصیت بھی بری طرح متاثر ہوتی ہے۔ترشاوہ پھلوں کو موسم گرما کی حدت سے بچانا، کھیتوں کی مناسب وقفہ سے آبپاشی اور زمینی نمی کو زیادہ عرصہ تک قائم رکھنے کیلئے ملچنگ جیسے اقدام اس وقت بہت ضروری ہیں تا کہ مختلف ترشاوہ پھلوں بشمول کنو وغیرہ کو برداشت کے مرحلہ تک موسم گرما کے مضر اثرات سے محفوظ رکھا جا سکے۔ترشاوہ پھلوں کو اس وقت موسمیاتی تبدیلیوں کا سامنا ہے۔فضائی نمی میں کمی بھی موسم کی حدت کو بڑھاتے ہوئے ترشاوہ باغات کو متاثر کرنے کا باعث بنتی ہے۔موسم گرما میں جب درجہ حرارت 40 ڈگری سینٹی گریڈ سے بڑھ جائے تو پتوں سے پانی تیزی سے بخارات کی شکل میں فضا میں چلا جاتا ہے اور پتے گرمی کے اثرات کا شکار ہو جاتے ہیں۔اس طرح پتے اپنا قدرتی پھیلاؤ برقرار نہیں رکھ پاتے اور پیلے ہو کر گر جاتے ہیں۔لہذا جیسے ہی موسم گرما میں ترشاوہ پودوں پر گرمی کے

اثرات مشاہدہ میں آئیں تو پانی لگانے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کی جائے۔ زمین کو ہر حالت میں لیول رکھا جائے تاکہ تمام پودوں کو یکساں پانی میسر ہو سکے۔

ترشاوہ باغات میں موسم گرما کے دوران ہل چلانے سے گریز کیا جائے کیونکہ سورج کی شعاعوں کی براہ راست تپش کی وجہ سے جڑیں گلنے سڑنے لگ جاتی ہیں۔ ترشاوہ پھلوں کے پودے انحطاط پذیری کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ موسم گرما میں ترشاوہ باغات میں اگی ہوئی جڑی بوٹیوں کو روٹاویٹر یا سلیشر چلا کر زمین میں دبا دیا جائے تو زمین اس قدر گرم نہیں ہوتی کہ وہ جڑوں کے گلنے کا باعث بنے۔ علاوہ ازیں موسم گرما میں پانی لگانے سے زمین زیادہ دیر تک نمی کی حالت میں رہتی ہے جس سے پودے انحطاط پذیر ہونے سے بچ جاتے ہیں۔ موسم گرما سے پہلے زمین کو لیول کر دیا جائے تاکہ آبپاشی کرتے وقت تمام پودوں کو برابر مقدار میں پانی میسر ہو سکے۔ ملچنگ کا عمل زمین کے درجہ حرارت کو معتدل رکھتا ہے اس طرح زمین میں سے پانی کا ضیاع بہت کم ہوتا ہے۔ ملچنگ زمین کے درجہ حرارت کو زیادہ بڑھنے نہیں دیتی جس سے پھل کے کیرے کی شدت میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور زمین میں نامیاتی مادہ کی مقدار میں اضافہ ہوتا ہے۔ ملچنگ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پودے کے پھیلاؤ کے نیچے ہلکی گوڈی کر کے جڑی بوٹیوں کو تلف کرنے کے بعد ان کو 15 یا 20 سینٹی میٹر کی تہہ کی صورت میں پودوں کے پھیلاؤ سے ایک فٹ باہر تک بچھا دیا جائے۔ پھلدار پودوں کی کانٹ چھانٹ اس طرح کی جائے کہ زیادہ پھل پودے کے اندر والے حصے میں لگے اور پھل گرمی کے مضر اثرات سے محفوظ رہے۔ موسم گرما میں پودوں کی شاخ تراشی نہ کی جائے۔ گرمیوں میں پودوں کی آبپاشی پر خصوصی توجہ دی جائے اور بڑے پودوں کی 10 سے 12 دن اور چھوٹے پودوں کی 5 سے 6 دن کے وقفہ سے ہلکی آبپاشی کریں۔ گرمیوں میں پانی کی مقدار کی نسبت دو آبپاشیوں کا درمیانی وقفہ کو کم کرنا زیادہ ضروری ہوتا ہے۔ کسی بھی صورت میں پانی پودوں کے نیچے زیادہ دیر تک کھڑا نہ رکھا جائے کیونکہ اگر پانی زیادہ دیر تک کھڑا رہے گا تو گرمی اور حبس کی وجہ سے پودوں کی جڑوں کے گلنے اور پودوں کے مرنے کا خدشہ زیادہ ہوتا ہے۔ گرمیوں میں اگر پانی کی کمی محسوس ہو تو پودوں کے درمیان چھوٹی نالیاں بنا کر ہفتہ کے وقفہ سے پانی لگا کر پودوں کو گرمی کے برے اثرات سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ موسم گرما میں درختوں کے تنوں کی چھال پھٹ جاتی ہے اور اس پھٹی ہو چھال میں درختوں سے نیچے اترنے والی گدھیڑی انڈے دیتی ہے اور پھر بچے نکلتے ہیں۔ یہ بچے جسامت میں بڑے ہو کر پھٹی ہوئی چھال کے اندر سے دوبارہ باہر نکل آتے ہیں اور پودوں پر منتقل ہو جاتے ہیں۔ ترشاوہ باغات میں گدھیڑی ایک مستقل مسئلہ بن رہی ہے۔ لہٰذا باغبان حضرات سطح زمین سے 2 یا ڈیڑھ فٹ تک تمام ٹہنیوں اور شاخوں کو کاٹ کر بورڈیکس پیسٹ لگائیں۔ اس عمل سے موسم گرما میں ترشاوہ پودوں کی چھال پھٹنے کے عمل کو روکنے میں خاطر خواہ مدد ملتی ہے علاوہ ازیں پودے موسمی اثرات اور مختلف قسم کی پھپھوندی کے امراض سے بھی بچ جاتے ہیں۔

☆☆☆